نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عِعہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ۓ

نمبر ۲۴ جلد ۷ | لودیانہ ۱۲ جون ۱۸۷۹ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس امرِیل متخلص گُل متعلم روڑکی

جسطرح عیش وعشرتِ دنیا ہی رہا یاد۔
اِسطرح دِلا تم نے نہ خالق کو کیا یاد۔
مرتے ہو عبث جینے پہ کیوں سچ تو بتا۔
ہی تمکو نہیں خوف کہئے تو کیا روز جزا یاد
کر صاف دلکو اپنی کدورت سے اے پیارے۔
راضی ہے حق اسی میں تو رکھ اُسکی رضا یاد۔
کیوں رایگاں کرتے ہو عزیز عمر جہاں میں۔
کیا روز قیامت کا نہیں تمکو بھلا یاد۔
سب کلفتیں جسمانی عفو ہوتی ہیں دم میں۔
ہے جنکو مسیحا کی دل وجاں سے دلا یاد
کی مفت جوانی تو صرف عشق بتاں میں
پیری میں کر دخیر بھلا اب تو خدا یاد۔
کیا مجھکو خطر موت کا اے گُل ہو جہاں میں۔
ہے مرض کی جب اپنے مسیحا کو دوا یاد

دیگر

ہر دم ہے مجھکو اپنے اُس دلربا کی یاد۔
سارے جہاں میں ہوتی ہے جسکے وفا کی یاد
جی جانسے فدا ہو نمیں اب اُسکی شان پر۔
ہر حال میں ہے جس کو لو مجھ سے گدا کی یاد
عیش ونشاط دنیا ہے اکیدم کا دوستوں
واجب نہیں ہے کرنا کچھ اس بے وفا کی یاد
دہر فنا سے ہوتا ہے بس بھر تو دل اداچاٹ۔
آتی ہے جسگھڑی مجھے ملک بقا کی یاد۔
آدیگا حشر کو وہ مسیحا بکروفر۔
ہرگز نہ بھول اے دلا روز جزا کی یاد۔
ہو جتنے خون خریدے مسیحا کے اب یہاں
کرتے رہو سدا بس اُسی خون بہا کی یاد
آساں ہوں کیوں نہ مشکلیں انکی جہاں میں گُل۔
ہو جنکے دل میں اُس مرے مشکل کُشا کی یاد۔

نور افشاں

زمینداروںکی ابتر حالت

ہندوستان میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً سب پیشہ والوں سے زراعت پیشہ لوگ زیادہ ہیں اور باوجودیکہ گورنمنٹ کی طفیل کہیں کہیں نہروں کے وسیلہ سے نہ صرف انکی اگلی زمین کو آبپاشی ہونے لگ گئی بلکہ نئی افتادہ زمینیں ہزارہا ایکڑ مزروعہ نگئیں ورنبتی جاتی ہیں اور کئی ایک سال سے نرخ غلہ بھی گراں ہے جسکا فایدہ خاص اُنہیں کا حق ہے تاہم عرصہ سے بذریعہ اخبارات اور سرکاری رپورٹوں اور لوگونکی آپس کی گفتگو کے یہی واویلا سُنا جاتا ہے کہ پنجاب کے کسان روز بروز نہایت

مفلس اور نادار ہوتے چلے جاتے ہیں اور اکثروں کے لئے زمین بجائے ذریعہ پرورش ہونیکے الٹی تباہی کا باعث بنتی جاتی ہی پرانی زمینیں زیادہ ہیں اور اُنکی زرخیزی اسقدر کم ہوگئی ہی کہ بہت جگاؤں میں سرکاری معاملہ اگر وصول بھی ہوجاتا ہی تو نہایت دقت کے ساتھ اور اگر یہی حال چندے اور رہا تو وہ زمانہ کچھ بعید نہیں کہ محاصل شاہی میں بہت ہی فرق آجائیگا +

یہہ صحیح ہی کہ کسان لوگ اس ملک کے نہایت جاہل ہیں اور برخلاف اور پیشہ والوں کے جنہوں نے کچھ کچھ ترقی کر لی ہی یہہ اپنی کاشتکاری کو اندھاپن سے ابھی تک اُسی پرانے طریق سے چلائے جاتے ہیں جو اس زمانہ میں نہایت نکما ہی اکثر آلات کشاورزی اُنکی پُرانے ڈھنگ کی اور نہایت خراب ہیں جنسے محنت زیادہ اور فائدہ کم ہوتا ہی کھات کا مناسب استعمال اور اُسکے اقسام جو خاص خاص فصلوں کے لئے مخصوص ہیں بالکل نہیں جانتے۔ زمین کو ایک ہی قسم کی متواتر فصلوں سے بیجان کئے جاتے ہیں اور درختوں سے جو زراعت اور موسم کو فوائد کثیر پہونچتے ہیں اُنسے بالکل ناواقف ہیں۔ مگر یہہ سب وسایل ترقی کاشتکاری کے ادادی وسایل ہیں اور پہلے اُن نقصوں کا علاج ضروریات میں سے ہی جو ظاہرا اِن لوگوں کی تباہی کا باعث ہیں یعنی قانون قرضہ کا تشدد +

قرض دینے والے اِسملک میں اکثر بنئے لوگ ہیں جو زمینداروں کو وقت ضرورت پر قرضہ دینے اور اُسکا سوایا منافع اُٹھاتے ہیں اور چونکہ کفالت اکثر کافی نہیں ہوتی اسواسطے سود خاطرخواہ یعنے حد سے زیادہ مقرر کرتے ہیں اور جہاں فصل تیار ہوئی ششماہی بعد جھٹ زمیندار کے سر چڑھکر کُل پیداوار اُسکی جبرًا اپنے گھر لے آتے ہیں اور اُس بیچارہ کو بضرورت ذاتی یعنے رات دن کے گذارہ اور صرف شادی و غمی کے یا سبیل باقی یعنے سرکاری معاملہ وغیرہ کے یا آفات ارضی و سماوی جو خشک سالی میں فصل کے نہ لگنے یا مویشیوں کے ضایع ہونیکے باعث اکثر لازم و ملزوم ہیں پھر از سر نو قرضہ لینا پڑتا ہی اور پرسے خرچ خرچ چوب لوہار وغیرہ جسکے بدون قلبہ رانی چل نہیں سکتی یہہ بھی قرض کرکے بہم پہونچانا پڑتا ہی پس جب سب ضروریات اُسکی قرض پر ہی منحصر ہوئیں تو تبلاؤ ملکیت اُسکی یعنے زمین کب تک اُسکے ہاتھ میں رہیگی اور یہی بڑا سبب ہی کہ عموماً ہر ایک ضلع میں کم و بیش زمین زمینداروں کے ہاتھ سے نکل کر بذریعہ بیع یا رہن اکثر مہاجنوں کے پاس انتقال ہوتی جاتی ہی بعض اضلاع میں گاؤں کے گاؤں بک گئے اور زمیندار لوگ مالک سے غیر مالک بنکر کاسہ گدائی ہاتھ میں لئے دربدر خاک بسر پڑے پھرتے ہیں۔ حقیقت میں کاشتکاروں کا فرقہ آجکل رحم کے لائق ہی اور بغیر توجہ گورنمنٹ اُس کی بہتری محال +

معلوم نہیں ہمارے نوتعلیم یافتہ دیسی جوانوں نے اس بڑے دیسی فرقہ کی مصیبتوں سے چشم پوشی اور اُن کے واویلا سے کیوں کان میں تیل ڈال رکھا ہی حالانکہ یہہ اُنکا فرض عین ہی کہ نہ صرف قومی ہمدردی بلکہ خواہ اپنی اور اپنے متعلقوں کی بہتری کے لئے اس کمبخت فرقہ کے اصلی حجاب کی تشخیص کریں اور جہاں تک ممکن العلاج ہوں اپنے علم سے اپنی کوششوں سے اور نیز اپنے زر سے اُنکی اصلاح کریں پہلے تلاش کرکے غیر ملکوں کی کاشت کی ترقیات سے آپ آگاہ ہوویں اور پھر اُس سرزمین کی مناسب تدابیر اخذ کرکے اُنکا علم اُن لوگوں میں پھیلاویں جو امداد گورنمنٹ کے متعلق ہو اُنکے لئے بطور وکیل کے گورنمنٹ کی خدمت میں مدعی ہوویں اور جو امورات اور لوگوں سے متعلق ہیں وہ اُن کی امداد سے حل کراویں۔ سنہ ۱۸۹۰ء

کے آگے انگلستان کے کاشتکاروں کا بعینہ یہی حال تھا مگر وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں نے اس فرقہ کی درستی کو اپنا فرض سمجھکے جابجا ترقی زراعت کی کمیٹیاں مقرر کرادیں جنسے اخیر میں وہ نتیجہ نکلا کہ اب زمینی پیداوار پہلے سے تین گنا بلکہ چار گنا زیادہ ہونے لگ گئی ہی اور کاشتکار لوگ لینڈ لارڈ بنکر اپنے گھروں میں بے تکلف مزے کرتے ہیں اور بڑی عزت کے مستحق ہیں۔ اب ہمکو اپنے ملکی تعلیم یافتہ جوانوں اور ہمعصر اخبار نویسوں سے قوی اُمید ہی کہ اس سخت مریض فرقہ کی مرضونکو تشخیص کرکے وقتاً فوقتاً سہل اور کامل علاج نکالیں اور ان گئے گذرے لوگوں کو پھر از سر نو اپنی حالت میں بحال کریں۔ سب سے اول اور زیادہ غور طلب قرضہ سود در سود کی آفت ہی جسکے دفعیہ کی ایسی تدابیر سوچنی چاہیں کہ اگر زمیندار سردست اُنسے رہائی نہ بھی پاسکیں تو بھی اُنکو کچھ نہ کچھ سہولت ہوجاوے +

بیشک پنجاب کے زمیندار عموماً ابتر حالت میں ہیں اور یہہ ابتری اُنکی بسبب نہ ہونے کافی سرمایہ اور لینے قرض سود در سود کے ہی۔ یہہ صحیح ہی کہ قرض کئے بغیر زمیندار کا گذرا نہیں چل سکتا کیونکہ اُسکا اور قرض دہندہ کا آپسمیں ایسا تعلق ہی کہ وہ کبھی ٹوٹنے والا نہیں چنانچہ پنجابی ایک مثل مشہور ہی جسکا مطلب یہہ ہی کہ زمیندار کے بغیر ساہوکار کی بالکل عزت نہیں اور حقیقت میں دونوں کی بہتری ایکدوسرے پر موقوف ہی بشرطیکہ مہاجن نیک نیتی سے واجبی سود پر روپیہ دیا کرے اور ویسا ہی زمیندار بھی فصل بفصل قرض ادا کرتا رہے مگر ایسا نہیں ہوتا عرصہ سے وقت پر بارش نہ ہونے یا رتیگ پڑجانے یا اور بواعث سے فصلیں اکثر لگتی نہیں۔

باقی آئندہ

بقیہ اُس عمدہ پیشین گوئی کے بابمیں جو محمدی سلطنت کی ترقی اور وسعت کی وجہ ظاہر کرنیکے لئے دانیال نبی پر نازل ہوئی تھی اور اِس شوتمیر کہ اللہ تعالےٰ نے اِسلام کا غلبہ صرف مسیح کی ظاہری کلیسیا کے بدعتی اور ریاکار لوگونکی سزا میں سخت بلا کے طور سے آنے دیا

محمد کی اُس پیش بندی کا پہلا حصّہ وہی تھا۔ اور دوسرا حصّہ یہہ تھا کہ قرآن کے تاریک فقروں کے وسیلہ محمدی اُمت کو سکھلانا کہ جو لوگ اِسلام کے منکر ہیں سو اُن سب کو کافر ٹھہرانا نیکی ہے۔ اور اِسلام پھیلانے کے لئے جہاد کر کے قتل کرنا بھی نیکی ہے۔ اور اِسلام کے لئے جن لوگوں کو وے اپنی سرگرمی اور قاتل نفس امارہ سے ہلاک کرتے تھے سو اُن مظلوموں کا مال و اسباب لوٹ لینا یہہ بھی نیکی ہے۔ اور اُن جنگوں میں کہ وے اِسلام کیواسطے جاری کر دیتے تھے جو لوگوں کو قتل کرتے تھے سو اُن شہیدونکی عورتوں اور بیٹیوں اور بہنوں کو خراب کرنا بھی نیکی ہے۔ اور اِسلام کے تاراج کرنیوالے جنگوں میں جن لوگونکی وے جان بخشی کرتے تھے اُنپر ظلم کر کے بہت سا خراج ٹھہرانا بھی نیکی ہے۔ آخر کو جو جو بدیاں قرآن جائز رکھتا ہے سو اُن ساری بدیوں کو عمل میں لانے کے لئے جہاد کر کے قتل ہونا بھی نیکی ہے بلکہ وے سب لوگ جو اُس کام میں اپنی جان فدا کریں سو خر و نفسانی بہشت میں بڑا رتبہ پاوینگے + محمد کی پیش بندی کا دوسرا ایک حصّہ یہی تھا۔ اور اسکا تیسرا حصّہ یہی تھا کہ وہ آپ اپنی نادان اُمت کا سردار بنکر علاوت اور حکم سے خون اور چوری اور زناکاری میں جو سب گناہوں سے بُری اور بدترین ہیں تعلیم دینا۔ اگر اسکی اِس پیش بندی کا بیان کامل کرنیکے لئے کچھ اور بھی ضرورت ہو تو اسکی اُس برکت میں پایا جاتا ہے جو اُسنے مرتے دم اپنے لوگوں کو دی یعنے میں تمکو گواہی کے لئے لیتا ہوں کہ میں اُن سب پر اپنی نیک دعا انیدہ اور ہمیشہ بخشتا ہوں جو پیچھے ایمان سے میری پیروی کرینگے۔ پس وہ بزرگی جو محمد نے اُسکی موت کے بعد اختیار کی تھی بلکہ وہ پیش بندی جو اُسکے حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگی میں کیا کرتا تھا سو اوپر کے بیان کے مطابق ہے +

پھر محمدی ناظرین کو دیکھنا چاہئے کہ دانیال کا رویا ظاہر کرتا ہے کہ وہ سلطنت جو چھوٹے سینگ سے ظاہر کی گئی ہے صرف جنوب اور مشرق اور دلپسند زمین کیطرف نہیں بڑھ گئی بلکہ آسمان کے لشکر تک بڑھی اور اُس لشکر میں سے اور ستاروں میں سے بعضوں کو زمین پر گرا دے اور اُنہیں لتاڑے جبرئیل رویا کے اِس حصّہ کی یوں تعبیر کرتا ہے کہ (وہ یعنے تند چہرہ بادشاہ) عجیب طرح سے قتل کریگا اور بختاور ہوگا اور کام بجا لاویگا اور زور آوروں اور مقدس لوگونکو ہلاک کریگا۔ اِن لفظوں سے جبرئیل تعلیم کرتا ہے کہ آسمانی لشکر خداوند کے مقدس لوگ یعنے مسیح کی کلیسیا ہے + اور ستارے اُسکے نگہبان اور پادری ہیں۔ اِسطرحکا استعارہ کتاب مکاشفات میں بھی کلیسیا کے پادریوں کے لئے مستعمل ہوا ہے پس اُن وسیلوں سے جنکو محمد نے اپنی زندگی میں تیار کیا تھا پیشین گوئی کا یہہ حصّہ بھی اُسکی موت کے بعد ٹھیک ٹھیک انجام کو پہنچا۔ چنانچہ محمد کے خلیفوں نے قرآن کے تاریک فقروں کے تابعدار ہوکر اُنکے مصنف کی عادت کے موافق بڑی گرمجوشی اور اقبالمندی کے ساتھ اپنی لڑائیاں جاری کر دیں یہانتک کہ آخر کو دُنیا کے اکثر حصے جہاں پہلے مسیح کی کلیسیا آباد تھی مسلمانوں کے قبضہ میں آگر قرآن کی مُتفرق تعلیم کی بلا میں گرفتار ہوئے غرضکہ کلیسیا تباہ ہوئی مسیحی لوگ اور اُن کے پادری بھی جو وفادار تھے ہلاک ہوئے اور جو ظاہری مسیحی باقی رہے سو اُنہیں خواہ مخواہ اِسلام قبول کرنا پڑا۔ ایسا ہوا کہ قرآن کے تاریک فقروں کی تاثیر سے آسمانی لشکر اور ستارے زمین پر گرائے ہوئے اور لتاڑے گئے +

پھر محمدی ناظرین دیکھیں کہ وہ رویا یہہ بھی تبلاتا ہے کہ اُس بزرگی کو جو محمد نے مسیح کے مقابلے میں اپنے لئے اختیار کی تھی اور جسکے حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگی میں اُسنے بندوبست کیا تھا سو خدا نے اسکی موت کے بعد حقیقت میں ہونے دیا۔ چنانچہ اِس بات کی بابت یوں لکھا ہے کہ (ہاں اُسنے اُس لشکر کے شہزادے تک اپنے کو بلند کیا اور اُس سے دائمی قربانی اُٹھالی گئی اور مقدس کا مکان گرایا گیا۔ اور معصیت کے سبب اُسکو دائمی قربانی کے خلاف ایک لشکر دیا گیا اور یہہ سچائی کو زمین پر گرا دیا اور وہ عمل کرتا بلکہ کامیاب ہوتا رہا جبرئیل اُس بات کے بیان کرنے میں کہتا ہے کہ وہ (یعنے وہی بادشاہ) اپنی چترائی سے دغابازی کو اپنے ہاتھ کے تلے خوب انجام دیگا اور دل میں بہت مغرور ہوگا اور صلح کے وسیلہ بہتیروں کو ہلاک کریگا وہ بادشاہوں کے بادشاہ کے مقابلہ میں اُٹھ کھڑا ہوگا پر بغیر وسیلہ ہاتھ کے شکست پاویگا۔ محمد اگلے بیان کے موافق یہہ ارادہ رکھتا تھا کہ کُتب مقدسہ کے مسئلوں کو حقیر اور ذلیل کر کے اپنے تئیں خاتم الانبیاء اور شفیع دُنیا ٹھہرا لوے +

باقی آئندہ

+ یعنے جسمی نفسانی اور جسمانی خواہشیں بیروک ٹوک عمل میں لائی جاسکتی ہیں +

+ پچھلے باب میں دکھلایا گیا کہ مسیح کی کلیسیا روئے زمین پر اُسکی روحانی فوج ہے +

منقولات

بقیہ سر جیمس صاحب بارونیٹ ایم ڈی کی سوانح عمری

ڈاکٹر سمسن کے گھر کثرت سے مریض آنے لگے - صبح سے تو رات کے سونے تک مریضوں کا حال دریافت کیا کرتے تھے تاہم وقت کفایت نہ کرتا تھا۔ گو بعضے مریض اضافہ فی دینے کے لئے تیار تھے مگر جس امر کے لئے جو وقت انقباض کیا تھا انجام ہونے کے بعد پہلے واعظ - مینڈل - چمار۔ یعنے اُن لوگوں کے گھر مزاج پرسی کے لئے جایا کرتے تھے جنکو فی دینے کی طاقت نہ تھی - غریبوں کو پرہیزی کھانا اور دوا بھی آپ ہی کی طرف سے عطا ہوا کرتی تھی۔ مثل اسکے صدہا واقعات ہیں جنکا حوالہ ہم دے سکتے ہیں۔ بنام اُنکے بہت سے لاچاروں اور بیکسوں کے خط آئے ہیں جنکے خطوط سے یہہ فقرہ ٹپکتے ہیں کہ خدا اُنپر اور اُنکے کام پر اپنی خاص رحمت نازل فرما وے +

۱۸۵۰ء میں تخمینہ کیا تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر سمسن کو ہر ایک سال میں ایک لاکھ روپیہ کی پیدائش ہوا کرتی ہے +

ملکہ کے پاس اسکاٹ لنڈ کے بہت سے ڈاکٹر تھے مگر اُنہیں بھی مقرر کر لئے +

اُسی سال میں ایک عورت کو بوقت تولد فرزند سلفیورک ایتھر نامے دوا سونگھائی جس سے درد مطلق نہوا +

جیمس صاحب کی طبیعت کی چالاکی اور جودت اور کلوروفارم اُنکی دماغی قوت نے ایجاد کی تھی جسکی تاثیر کی خوبی ہی مخلوق تک پہونچی جسکے سبب ملکہ نے ۱۸۶۶ء میں بارونیٹ کا خطاب مرحمت کیا قطع نظر اسکی تمام روئے زمین کی یونیورسٹیوں سے کثرت سے خطاب آنے لگے +

گو ڈاکٹر سمسن علمیت لیاقت اور شرافت میں بے نظیر تھے صاحب اخلاق اور مروت تھے۔ ظاہراً تمام مذہبی رسومات ادا کرتے تھے - ہمدرد اور کریم الطبع تھے اور یہہ بھی چاہتے کہ خداوند عیسیٰ مسیح کی بزرگی اور عزت ہو مگر خود آپ نے عیسیٰ کی صلیب پر اپنا دل نثار نہ کیا تھا مبارک ہو اُس بیوی کو جسکی طفیل سے جیمس صاحب کی طبیعت تبدیل ہو گئی اور جیمس صاحب نے مسیح کی قدرت اور مسیح کی طاقت کو پہچانا۔ ذکر ہے کہ یہہ بیوی ۱۸۶۶ء میں بیمار ہوئیں جیمس صاحب نے معالجہ کرنا شروع کیا۔ ایسے عرصہ میں فیمابین ہر دو کی محبت قایم ہو گئی - بیوی نے جیمس صاحب کو آسمانی مصلحت سے واقف کر دیا۔ جیمس صاحب نے اپنی کمزوری سے متنبہ ہو کے مسیح کے تخت عالی کو بے ریا پیار کے ساتھ پکڑا +

جیمس صاحب اپنے ایک دوست کو لکھتے ہیں کہ - یہہ بیوی میرے اور میرے خاندان کے حق میں ایک طرحکا زندہ پانی کا چشمہ ہے +

۱۸۶۷ء میں اُس بیوی نے بنام جیمس صاحب ایک خط لکھا جسکا مضمون یہہ تھا کہ آپ نے اپنا آرام صرف بیماروں کے لئے ایک لحظ حرام کر دیا۔ آپ بوجہ نیک نیتی اور رحم دلی کے بیماروں کے لئے سخت تکلیف گوارہ کرتے ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ جو بیمار آپکا احسان ادا نہیں کر سکتے آپکے لئے دعا مانگا کریں۔ از انجملہ ایک میں ہوں۔ میری یہہ آرزو ہے کہ خداوند عیسیٰ مسیح آپکو اور آپ کے خاندان کے لوگوں کو روحانی نیکیوں سے مالا مال اور لبریز کرے آمین +

بچپن سابق یعنے جبکہ جیمس صاحب دائمی خوشی کی لذت سے محظوظ نہ ہوئے تھے گو آپکے احبابوں نے آپکی ہمدردی اور زندہ دلی کی نسبت اُنس لیکچر دئے تاہم آپنے اُنکی جانب مطلق خیال نہ کیا - مگر ابھی وہ دل بدل گیا وہ خیال بدل گئے - اب تو ہر ایک لفظ باسانی سمجھنے لگے - اُس زمانہ میں یہہ اسکاٹ لنڈ مذہبی حالت عالم شباب میں آ گئے تھے +

جب ڈاکٹر سمسن اپنے خاندان کی نسبت سنتے کہ فلانے نے اپنا دل خداوند کی مبارک صلیب پر نثار کیا ہے خوشی بھرے ہوئے خیالوں کے ساتھ خداوند کا شکر کرتے تھے - وہ خود آپ بھی اپنے احبابوں کے ساتھ آسمانی مصلحت اور نجات کی باتیں کیا کرتے تھے +

کہ اس درمیانی حالتیں سخت مضطرب ہوا کرتے تھے۔ پہلے جب اُنپر تکلیفیں آتی تھیں عین تکلیف کی حالت میں اپنا دل خداوند کی صلیب پر نثار کرنے کا اقرار کیا کرتے تھے مگر تکلیف دور ہونے کے بعد دفعتاً تمام اقرار بھول جاتے تھے - اب وہ سب اقرارات نظر کے سامھنے آ موجود ہوئے۔ چھپے ہوئے اور پوشیدہ گناہ بھی نہایت صاف اور روشن صورت میں دیکھنے لگے - گناہوں کے بھاری بوجھ سے بھی طبیعت مضطرب ہونے لگی - پس ایسی حالت میں خداوند عیسیٰ مسیح کے خون کی کمال ضرورت دکھلائی دی - ایک روز آپ کسی دوست کے گھر تشریف لیگئے اور اثنا گفتگو میں فرمانے لگے کہ خصوصاً ونس اور حاتنا کے گھر جانیکا قصد کیا تھا مگر تمہارے گھر آیا - اور غم بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہہ بھی فرمایا کہ میری کمال خوشی ہے کہ خداوند کے پاس آؤں مگر کیا کروں وہ دکھلائی نہیں دیتا - تاہم خداوند فرماتا ہے کہ جو مجھہ پاس آتا ہے میں ہرگز اُسے نکال ندونگا - اس آیت کے یاد آنے سے چہرہ پر تسلی کے آثار نمودار ہوئے

تدریج نیک دل اور خداترس محبوں کی صحبت سے اُنکے تمام شبہات رفع ہوگئے +

سنہ ۱۸۰۶ء کے آخیر میں ایک روز کسی بیمار کی کوٹھری میں گئے دفعتاً بیمار کا چہرہ نورانی صورت میں دکھلائی دیا۔ اُدھر کے لوگوں (اُس بیمار کے لوگوں) سے ملاقات کی اور اثنا گفتگو میں بہت پکار کے کہا کہ یہہ ہی میری خوشی کا پہلا نال ہے اور یہہ ہی نال میرے آرام کا پہلا دن ہے + باقی آیندہ

مراسلات

بقیہ سچی مذہب ہی منجانب اللہ ہو سکتا ہے

بعد ازاں جبتک بنی اسرائیل مصر میں رہے تو کوئی پیشنگوئی نہیں ہوئی جو تکلیف اُنہوں نے وہاں اُٹھائی اُس سے پیشنگوئی کے پورے ہونے کی تیاری ہوئی کیونکہ اُسکے سبب وہ مصر سے نکلنے کے آرزومند ہوئے اور غلامی کے سبب سے اُنکی مزاج یہانتک بگڑ گئی تھی کہ گویا جسمانی خوشیوں کے غلام ہوگئے تھے جیسا کہ گنتی کی کتاب میں مسطور ہے

بنی اسرائیل کو جو شریعت دیگئی اُسکے ظہور کا خاص سبب اور تھا یعنے وہ معجزے جو خدا نے مصر میں مصریوں کے سامنے حضرت موسیٰ کے وسیلہ دکھائے تھے اُنکی آگ سے مصری لوگ تو جل گئے مگر بنی اسرائیل کے واسطے وہ روشنی تھی یعنے اُنکو کامل یقین ہوا کہ خداوند یہوواہ تمکو ضرور مصریوں کی غلامی سے رہائی دیگا وغیرہ بنی اسرائیل کو جو شریعت دی گئی اُس میں ایسی جسمانی سزا اور جزا کو رہی البتہ عام عام طور پر تو یہہ کثرت سے ذکر ہوا ہے کہ خدا اپنے بندونکو کثرت سے جزا دینے والا ہے اور اپنے مخالفوں کو کثرت سے سزا +

لیکن جاننا چاہئے کہ جہاں جہاں خاص جزا اور سزا کا ذکر ہوا ہے وہاں ایسی جسمانی سزا اور جزا ندکور ہوئی ہے مثلاً احبار کے ۲۶ باب اور استثنا کے ۲۸ باب سے یہہ مفہوم ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ موسوی عہد کامل نہ تھا بلکہ جسطرح نیکی کی جزا ہمیشہ کی زندگی کہیں نہیں لکھی اُسی طرح تمام توریت میں ہمیشہ کی زندگی کا صاف مکاشفا کہیں نہیں ہوا اور یہہ خداوند مسیح کی دلالت٭ سے صاف معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسنے جو نکاح اُنکے ثبوت کے لئے پیش کیا اسمیں صرف اس عقیدہ کے طرف اشارہ ہے۔ ہاں صدوقی لوگ جو اس سے انکار کرتے تھے جیسا کہ خداوند مسیح نے فرمایا ہے وہ غلطی میں تھی۔ کیونکہ توریت میں ہمیشہ کی زندگی کا انکار کہیں نہیں۔ م اور اُمیدواروں یعنے (ایمانداروں) کا کام تھا کہ اس عقیدہ کیطرف جو اشارے ہیں۔ اُنکو گویا اپنی گود میں پالتے ہیں جبتک کہ صاف مکاشفہ نہ دیا جاوے ان فقرات کے ملاخطہ سے ناظرین کو کچھ کسیطرحکا شک و شبہ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ آدمی پر جو خدا کے حکمونکا ماننا فرض ہے وہ کسی جزا یا سزا کی واقفیت پر کچھ موقوف نہیں۔ بلکہ یہہ ہی کافی ہے کہ ہمارے خالق و مالک کی یہہ ہی مرضی ہے کہ ہم اُسکے حکم مانیں۔ لیکن اسمیں یہہ بھی شامل ہے کہ اگر خدا ہے تو وہ ضرور سزا اور جزا دیگا۔ اسواسطے خدا اپنے حکموں کے ساتھ خواہ وعدہ اور وعید کرے خواہ نکرے ہر صورت سے وہ اُسکے حکموں کے ساتھ گویا پابند ہیں۔ باقی آیندہ

٭متی کی انجیل کے ۲۲ باب ۲۳ آیت سے ۳۳ تک یہہ بیان صاف ذکر ہوا

اخبارات تار برقی

شملہ ۴ر جون حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے افغانستان کی صلح کے اختتام پر ویسرائے ہند کے پاس اپنا شکریہ بذریعہ پیغام تار ارسال فرمایا ہے +

مہاراجہ صاحب بہادر والی جے پور نے بھی اس معاملہ میں ویسرائے ہند کی خدمت میں شکریہ بھیجا اور اُسکو حضور ویسرائے ہند نے دل سے قبول فرمایا +

شملہ ۵ر جون۔ آجکی مجلس قانونی میں مسٹر سٹوکس صاحب نے نقل وصیت نامہ مصدقہ اور چٹھیات منتظمی بابت جائداد اشخاص متوفی کا مسودہ پیش کرنے کی اجازت حاصل کی و نیز اس امر کی اجازت پائی کہ بحالات غیر عذرداری نقل مصدقہ وصیت ناموں و چٹھیات انتظامی کا مسودہ بھی پیش کریں +

مسٹر ہوپ صاحب نے بمبئی کے بعض اضلاع کے مقروض کاشتکار و نکی امداد کیواسطے ایک مسودہ پیش کرنے کی اجازت حاصل کی +

مسٹر کاٹون صاحب نے ایکٹ ۸ر ۱۸۷۸ء مشمولہ ضوابط بنگال کی ترمیم کا مسودہ پیش کرنیکی اجازت حاصل کی مسٹر سٹوکس صاحب نے بعض مذہبی مجالس کے مقبوضہ جائداد کی نسبت ایک مسودہ پیش کرنیکی اجازت حاصل کی +

شملہ ۵۔ جون ۱۸۸۰ء حال کے انتظام کے موافق امیر محمد یعقوب خان ۸ر ماہ حال کو گندمک سے روانہ کابل ہونگے افغانستان کے مصالحت کے خاتمہ کی تقریب سے حضور ویسرائے ہند کے پاس بہت سے شکریہ پہونچ رہے ہیں +

شملہ ۵ جون ۱۸۷۹ء امیر محمد یعقوبخان نے حضور ویسرائے ہند کے پاس اُس مہمان نوازی کا شکریہ بھیجا ہو جو گندمک کے مقام پر عمل میں آئی نیز شملہ میں آنیکا ارادہ ظاہر کیا جسکو وہ بوجہ گرمی موسم و مرض ہیضہ اور اندرونی انتظام افغانستان کے حاضر ہونے کے واسطے پورا نہ کر سکے۔ اُنکا ارادہ ہو کہ اپنے صوبجات اور سرحد کے ملاحظہ اور اُنکا عمدہ انتظام کرنے کے بعد آیندہ موسم سرما میں ملاقات فرماویں حضور ویسرائے ہند نے اس مراسلہ کو بہت شوق اور دل سے سُنا ہی اور وہ اُمید کرتے ہیں کہ ہندوستان میں اچھے موسم کے آتے ہی امیر صاحب سے ملاقی ہونگے +

سکندریہ ۴ جون ۱۸۷۹ء بباعث مشتبہ جوابات خدیو مصر کے جو اُنہوں نے اشتہار گورنمنٹ جرمنی کی بابت جسکو کونسل جنرل جرمنی نے اپنی گورنمنٹ کے نام پر گذشتہ واقعات اور خدیو کے حکم متعلقہ منظوری قومی تجویز کے مقابلہ میں پیش کیا تھا کنسل جنرل مذکور نے خدیو کے پاس اپنا افسوس ظاہر کیا ہی۔ اور کہا ہی کہ معاملہ میں بہت دقتیں عاید ہو گئیں ہیں +

بمبئی ۵ جون ۱۸۷۹ء بمبئی گزٹ میں لنڈن کا پیغام تار مورخہ ۴ جون حسب ذیل شایع ہوا ہی۔ آج چاندی کا نرخ منڈی میں ۵۰ ۱/۲ ۵۰ فی اونس ہی کونسل کے نقشجات کے مطابق اسٹلنگ ۳/۱۹ ۰ ۔ پنس ہی +

لنڈن ۴ جون ۱۸۷۹ء۔ کونسل جنرل گورنمنٹ انگریزی نے خدیو مصر کے معاملات ماہ اپریل کی بابت ایک مراسلت بغرض حصول جواب سلطان روم کی خدمت میں بھیجی ہی +

لنڈن ۵ جون ۱۸۷۹ء گورنمنٹ برلن اُس اشتہار سے اتفاق نہیں کرتی جو گورنمنٹ جرمنی کی طرف سے خدیو کے پاس معاملات مصر کی بابت پیش کیا گیا تھا + کل کے روز مجلس کنشفیلڈ میں لارڈ کارن برک صاحب نے شسفیلڈ میں بیان کیا کہ گذشتہ سال ہندوستانی افواج کے مالٹا میں آنے نے یہہ ثابت کر دیا ہی کہ ہندوستان انگلنڈ کے واسطے مخاطرہ کا باعث نہیں بلکہ اُسکی حفاظت اور بچاؤ کا سبب ہی۔ اُنہوں نے جنگ افغانستان کے طریقہ آغاز کی تعریف کی اور کہا کہ انگلنڈ کی یہہ خواہش اور مرضی ہی کہ اپنے ملحقہ ممالک کی امداد اور حفاظت کرے اپنی تقریر کے اختتام پر اُنہوں نے یہہ بھی کہا کہ گورنمنٹ ہندوستان کی آمد اور خرچ کو برابر رکھنا چاہتی ہی۔ جنگی جہاز جمنا ۱۱۳۰ شاہی بحری آدمیوں کے ساتھ جو جنگ زولو کی خدمت پر مامور ہوئے ہیں کیپ کو روانہ ہوا +

مالچ ۶ جون ۱۸۷۹ء داودر اور کچھی کے قرب و جوار میں ہیضہ شدت سے پھیل رہا ہی یہہ مرض رفتہ رفتہ درہ بولن اور قطع کی طرف پھیل رہا ہی کیونکہ اُن مقامات پر بھی اُسکی وارداتیں ہوئی ہیں جو مالچ سے اوپر کی طرف واقع ہیں۔ جنرل فیر صاحب اُسکی انسداد میں بہت کوشش کر رہے ہیں +

شملہ ۶ جون ۱۸۷۹ء۔ امیر یعقوبخان صاحب کو خبر پہونچی ہی کہ افواج متعینہ ہرات اور تکی ترکمانوں میں لڑائی ہوئی جسمیں ترکمانوں کو شکست ہوئی اور بھاگ گئے +

لنڈن ۶ جون۔ کل کے روز شہر شسفیلڈ میں لارڈ کران بروک نے اپنی ایک سپیچ کے اندر بیان کیا کہ جو کچھ گورنر جنرل ہند نے افغانستان کے معاملہ میں کہا ہی اُس میں صاحب موصوف کی پالسی قابل تعریف ہی۔ اور جو الزام اُنپر پیشتر لگایا جاتا تھا وہ ناحق تھا +

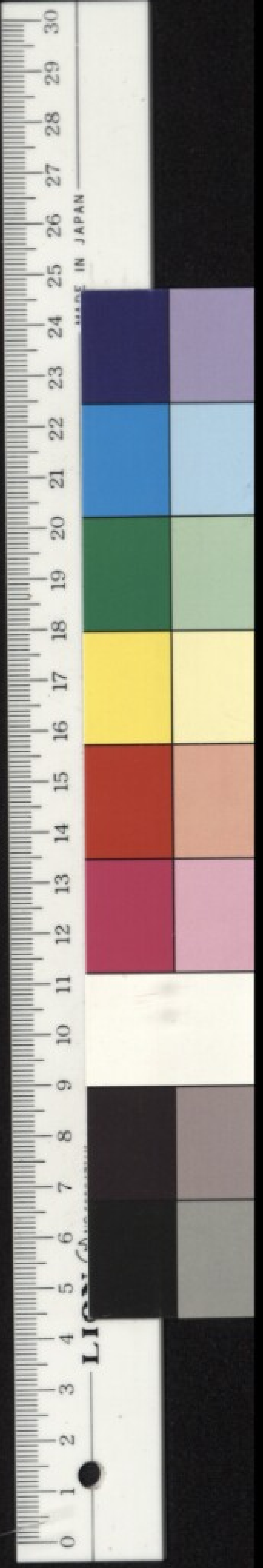
لنڈن ۶ جون۔ انگلنڈ اور فرانس نے یہہ ارادہ کیا ہی کہ ہم اب معاملات مصر میں دست اندازی نہیں کرینگے +

انگریزی کانسل جنرل نے کانسل جرمن کے موافق خدیو مصر کو جواب دیا ہی +

کیپ ٹون ۲۰ مئی۔ شاہ کیٹھوایو نے صلح کی درخواست پیش کی ہی مگر ابتک اُسکا نتیجہ کچھ نہیں نکلا کیونکہ سرکار انگریزی نے صرف یہہ جواب دیا ہی کہ شاہ کیٹھوایو اپنے آپکو گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ کرے اور اپنی فوج کو واپس کر دے۔ اور خیال کیا جاتا ہی کہ شاہ کیٹھوایو نے صاف دلی سے درخواست نہیں کی ہی جو ارادہ لارڈ چلیمسفورڈ نے کیا تھا کہ شاہ کیٹھوایو کے خاص سکونتی مکان پر جلدی سے حملہ کیا جاوے وہ بالکل بدل گیا۔ اب وہاں پر فوج کو آگے بڑھانا زیادہ مشکل معلوم ہوتا ہی کیونکہ باربرداری کے لئے وہاں سامان مشکل دستیاب ہوتا ہی +

یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ شاہ کیٹھوایو اپنی تمام فوج لیکر ہماری فوج پر جو دریائے توغیلہ کے نزدیک مقیم ہی حملہ کریگا۔ ہماری فوج کے سپاہی بہ نسبت سابق کے اب تندرست ہیں +

شملہ ۷ جون۔ کل کے روز امیر یعقوب خان کے دربار میں اُس عہدنامہ جسپر صلح کے دستخط ہو گئے ہیں پیش کیا گیا۔ اور امیر یعقوب خان نے اُس عہدنامہ کو ہاتھ میں لیکر یہہ بیان کیا کہ مجکو اُمید ہی کہ تمام رعایائے افغانستان حتی المقدور اِس صلح اور عہد کو جو دوستی اور محبت کی بنیاد پر قایم ہوا ہی ہمیشہ اس میں ترقی کے لئے کوشش کرینگے۔ پھر انگریزی افسر جنرل و دیگر افسران سے مخاطب ہو کر بیان کیا کہ میں اُمید رکھتا ہوں



کہ جب میں ہندوستان میں آونگا آپ صاحبان سے پھر ملاقات کرونگا یہہ بیان کر کے سب کو رخصت کیا +

پچھلی خبر سے جو کوچی کی طرف سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ دادر میں اب ہیضہ کا زیادہ زور ہوتا جاتا ہی +

ہیضہ کے صدمہ سے ٹیلیگراف ماسٹر اور اُسکے دو چپراسی فوت ہو گئے اور پوسٹماسٹر اور اُسکے علاقہ کے چند آدمی سخت بیمار ہیں۔ اور اب دونوں دفتر بند ہیں۔ ٹیلیگراف کے مہتمم انتظام کے لئے دادر کی طرف روانہ ہو گئے ہیں +

شملہ ۷ جون۔ جو خبر سفید سنگ کی طرف سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ ایک شخص جو گھسیارہ کے ٹٹو چرانے کی علت میں پکڑا گیا تھا امیر کے حوالہ کیا گیا امیر نے اُسیوقت اُسکے قتل کا فتویٰ دیا اور وہ قتل کیا گیا +

خیال کیا جاتا ہی کہ امیر یعقوبخان گندمک سے ۱۰ جون کو روانہ ہونگے۔ انگریزی فوج کی روانگی کے بعد میجر کیونگناری صاحب شملہ پر حضور گورنر جنرل ہند کے پاس ملاقات کے لئے آئینگے اور اُسی عرصہ میں امیر یعقوبخان میجر کیونگناری کے کابل میں آنیکا بندوبست کرینگے کیونکہ میجر صاحب بطور افغانستان کے ایجنٹ اور سفیر مقرر ہو کر وہاں جائینگے + میجر کیونگناری کے کنبہ کا بندوبست فی الحال ہی ہو جائیگا اور اُنکے مصاحب اور افسران شان مقرر کئے جائینگے +

لنڈن ۸ جون۔ آدم اُلٹی کے اول لارڈ نے شہر بری سینٹ ایڈمس میں فرقہ کنسرویٹو کے جلسہ میں سپیچ کی جسمیں یہہ بیان ہوا کہ ملک مصر کا معاملہ اور دیگر معاملات کی بابت گورنمنٹ انگلنڈ اور گورنمنٹ فرانس میں رائے کی مخالفت نہیں ہی۔ لارڈ موصوف نے خدیو مصر کی پالسی پر عیب لگایا مگر یہہ بھی کہا کہ انگلنڈ اور فرانس نے مل کر ارادہ کیا تھا کہ بہت جلدی سے مصر کے معاملہ کی بابت کچھہ نہیں کرینگے۔ اور اُنہوں نے یہہ بیان کیا کہ انگلنڈ کی یہہ خواہش ہی کہ یونان کی حدبندی زیادہ کیجائے تاکہ وہاں آئندہ کو خونریزی نہ ہو +

برلن ۷ جون۔ گورنمنٹ جرمن کا بیان ہی کہ ہم کسی پولیٹیکل مطلب سے اپنے آپکو معاملات مصر میں داخل نہیں کرتے +

سینٹ پٹیرزبرگ ۷ جون۔ جو خبر وسط ایشیا سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ وہ فوج جو ترکمانوں کی طرف جانے کو مقرر ہوئی تھی اور جس میں سپاہیوں کی ۵ بٹالین اور ۲۸۰۰ سوار اور ۳۶ توپیں شامل ہیں مقام چکی کسلر کی طرف سے ۶ جون کو روانہ ہوئی +

بمبئی ۹ جون ۷۹ء جو خبر شہر منڈالی سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ شاہزادہ نیونگیاں کی بہن بادشاہ کے محل سے اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ گئی اور پادری کالبک صاحب کے گھر میں اُسنے پناہ لی ہی + رزیڈنٹ نے گورنمنٹ کیطرف سے شاہ برہما کے حضور چند شرائط کو پیش کیا ہی۔ مگر خیال کیا جاتا ہی کہ وہ منظور نہیں ہونگی کیونکہ شاہ برہما نے اُن شرائط پر غور کرنے کے لئے ایک ماہ کی مہلت مانگی ہی اور جنگ کی بابت منڈالی میں بڑی تیاری ہو رہی ہی اور وہاں کے باشندے یورپین اور خاصکر انگریزوں پر بہت دشمنی دکھلارہے ہیں +

شاہزادہ نیونگیان کی ماں گرفتار کی گئی ہی اور زنجیروں سے جکڑی گئی ہی +

وہ شہرت جو تھوڑے دنوں سے پھیل رہی تھی کہ اور شہزادہ بھی مارے گئے ہیں سو وہ صداقت کو پہنچ گئی۔ اور منڈالیمیں تجارت کا کام بالکل بند ہو گیا +

قطع ۹ جون ۷۹ء پلٹن نمبر ۱۹ میں ہیضہ شروع ہو گیا ہی اور اُس پلٹن میں سے بارہ آدمیوں کو ہیضہ ہوا جن میں سے ۶ مر گئے اور ہیضہ روز بروز پھیلتا جاتا ہی +

شملہ ۹ جون ۷۹ء جون کی ۲ تاریخ رات کو رسالہ بھالہ بردار نمبر ۹ مقام غزا سے جو علی مسجد کے نزدیک ہی روانہ ہو گیا جب وہ درہ خیبر میں پہنچا تو ڈاکیوں نے اُسپر حملہ کیا اور دو گاڑیبان کو مار کے اور افسران کا کچھ مال لوٹ لے گئے اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ چوکیداروں کی سازش سے یہہ ڈاکا پڑا +

بمبئی ۱۰ جون ۷۹ء اُن تین مجرموں پر جنہوں نے پونہ کے کتب خانہ اور دیگر مکانات کو آگ لگا دی تھی ان میں سے ۲ کو یعنے کسناجی رانادی اور کیشو رانادی کو ہمیشہ کے لئے جلاوطنی کا فتویٰ دیا گیا اور ساٹھا ڈو بولالی کو دس برس تک +

افواج امیر۔ ابھی تک ہمکو اس قسم کی خبریں پہونچ رہی ہیں کہ امیر کی افواج بلخ اور بدخشان کی طرف جا رہی ہیں +

ڈیرہ غازیخان اور ٹاکری کے مابین ایک لین تار برقی کی لگائی جاویگی +

ایک نامہ نگار لکھتا ہی کہ زنیک صاحب گذشتہ سرما کی موسم میں علیخیل میں نہایت تکلیف سے رہے ہیں جہاں سوائے پہاڑی چٹانوں اور برف اور خونخوار منگولیوں کے انکا کوئی ساتھی نہ تھا اور باوجود تنہا ہونے کے اُنہوں نے پولیٹیکل کام بہت ہوشیاری کے ساتھ انجام دیا اسواسطے اگر کپتان زنیک صاحب کے نام پر علیخیل کا نام زنیک خیل رکھا جاوے تو غیر موزون نہ ہوگا +

حضور وبسرائے ہند کے عہدہ پرائیویٹ سکرٹری

کی قائم مقامی کیواسطے جو بجائے کرنل کوبی صاحب کے عمل میں آویگی ابھی تک کوئی افسر تجویز نہیں ہوا۔ غالب ہی کہ کرنل بنکر صاحب مقرر ہوں اور اُنکے بجائے کپتان یوح صاحب جو ویسرائے کے سٹاف میں تھے مقرر ہو جاوینگے

جلال آباد کے قریب ایک مقام پر ایک شخص نے زمین کھودنے کے وقت سترہ اشرفیاں پائیں جس میں سے تین شہر روم کی ہیں اور بقیہ یونان کی سترہ سو برس کے بعد یہہ اشرفیاں زمین سے باہر نکلیں۔ نواب گورنر جنرل ہند کے ملاحظہ کے لئے روانہ کی گئی ہیں مگر جنسے وہ اشرفیاں پائی ہیں وہ چاہتا ہی کہ یہہ اشرفیاں لاہور کے عجائب خانہ میں رکھی جائیں تو بہتر ہی +

کابل صاحب انگلشمین تحریر کرتے ہیں کہ ایک خط کابل سے آیا ہی اُسمیں لکھا ہی کہ جسوقت کابل میں یہہ خبر مشہور ہوئی کہ امیر نے ایک انگریزی رزیڈنٹ کو کابل میں رہنے کی اجازت دی ہی قوم قزلباشی کو وہ مسرت ہوئی کہ احاطہ تحریر سے باہر ہی اور اُن لوگوں نے یہہ کہا کہ اب دیکھیں گے کہ کیونکر قوم بازکرائی ہمکو ستاتی ہی ہم لوگ بہت آرام سے اپنی زندگی بسر کرینگے بلکہ فوج انگلشیہ میں نوکری کرینگے سرداران قوم قزلباش یہہ بندوبست کر رہے ہیں کہ رزیڈنٹ سلطنت انگلشیہ کی حضور میں حاضر ہوکر سلام کریں اور قوم ہزارہ بھی اس امر سے بہت خوش ہوئی کیونکہ افغانی بہت ستایا کرتے تھے سب قوم تھوڑے دنوں میں مطیع و فرمانبردار سلطنت برطانیہ ہو جائیگی جو سند لنخان حاکم ترکستان چونکہ پوشیدہ طور پر روس سے ملا ہوا تھا یعقوبخان نے اُسکو نکال دیا اور سردار یحییٰ خان کو وہاں کا گورنر مقرر فرمایا ہی اگر تھوڑے دنوں تک یہہ تازہ بندوبست نہ ہوتا تو ترکستان میں بلوہ ہو جاتا اب وہ غالباً ملک روس میں جائیگا یہہ شخص بڑا مفسد ہی یعقوبخان کو لازم تھا کہ اُسکو قید کرتے کیونکہ کبھی نہ کبھی یہہ ضرور دھوکھا دیگا +

اشام۔ اشام کے ضلع میں بحساب اوسط چھ انچ پانی برسا ہی مقام کچار میں ۱۰ مئی کو بہت بڑا طوفان آیا جس سے بڑا نقصان ہوا کا مروپ میں ۷ مئی کو خوب اولے گرے اور ایک ایک اولا پانچ پانچ اُنس کا تھا اب وہوا اشام کی بہت اچھی ہی +

دکھن۔ دکھن میں گرمی کی بڑی شکایت ہی عارضہ وبا کا زور و شور ہی غلہ کا بھاؤ روز بروز تیز ہوتا جاتا ہی +

ڈھاکہ۔ ڈھاکہ میں پانی کا انتظام جو بگڑا ہوا تھا درست ہوگیا اب نہایت عمدہ پانی دستیاب ہوتا ہی اب ویسا ہی پانی یہاں بھی میسر ہی جیسا کلکتہ والوں کو ملتا ہی +

لودیانہ

دو تین روز سے دھوپ پھر شدت سے پڑنے لگ گئی ہی۔ اور بخار کا بھی کچھ چرچہ ہو رہا ہی +

سُنا ہی کہ ایک شخص نے شہر کے باہر ایک درخت کے ساتھ پھانسی ڈال کر خودکشی کی اور اُسکی تحقیقات میں پولیس سرگرم ہی +

اشتہار

بحکم مسٹر جی۔ اِی۔ وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

درخواست عطائے پرویٹ بابت نصف حصہ حویلی خورد و امام بارہ ملکیت سوہن لال عرف آغا حسن جان مرحوم چونکہ مسمی کھتیر این ہاجس عرف پیاری خانم ہمشیرہ متوفی نے بموجب دفعہ ۲۴۶۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء عدالت ہذا میں درخواست عطائے پرویٹ وصیت نامہ تحریر کردہ متوفی بابت نصف حصہ امام بارہ واقع قصبہ لودیانہ کے کی ہی اور تاریخ ۴ جولائی ۱۸۸۱ء واسطے سماعت درخواست مذکور کے مقرر ہوئی ہی لہذا اشتہار ہذا حسب شرائط مندرجہ دفعہ ۲۵۰۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء جاری کرا کر اعلان کیا جاتا ہی کہ جس کسیکو نسبت نصف حصہ حویلی خورد و امام بارہ کے دعوی ہو وہ تاریخ مذکورہ پر عدالت ہذا میں اگر کارروائی کو دیکھیں۔ بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت آج بتاریخ ۲۰ مئی ۱۸۸۱ء جاری ہوا +

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہی کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہی خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلانکی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہی قیمت اسکی فی پُڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہی اور ترکیب استعمال بھی پنساریونکے پاس چھپی ہوئی ہی جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط

جی۔ اِی۔ وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ